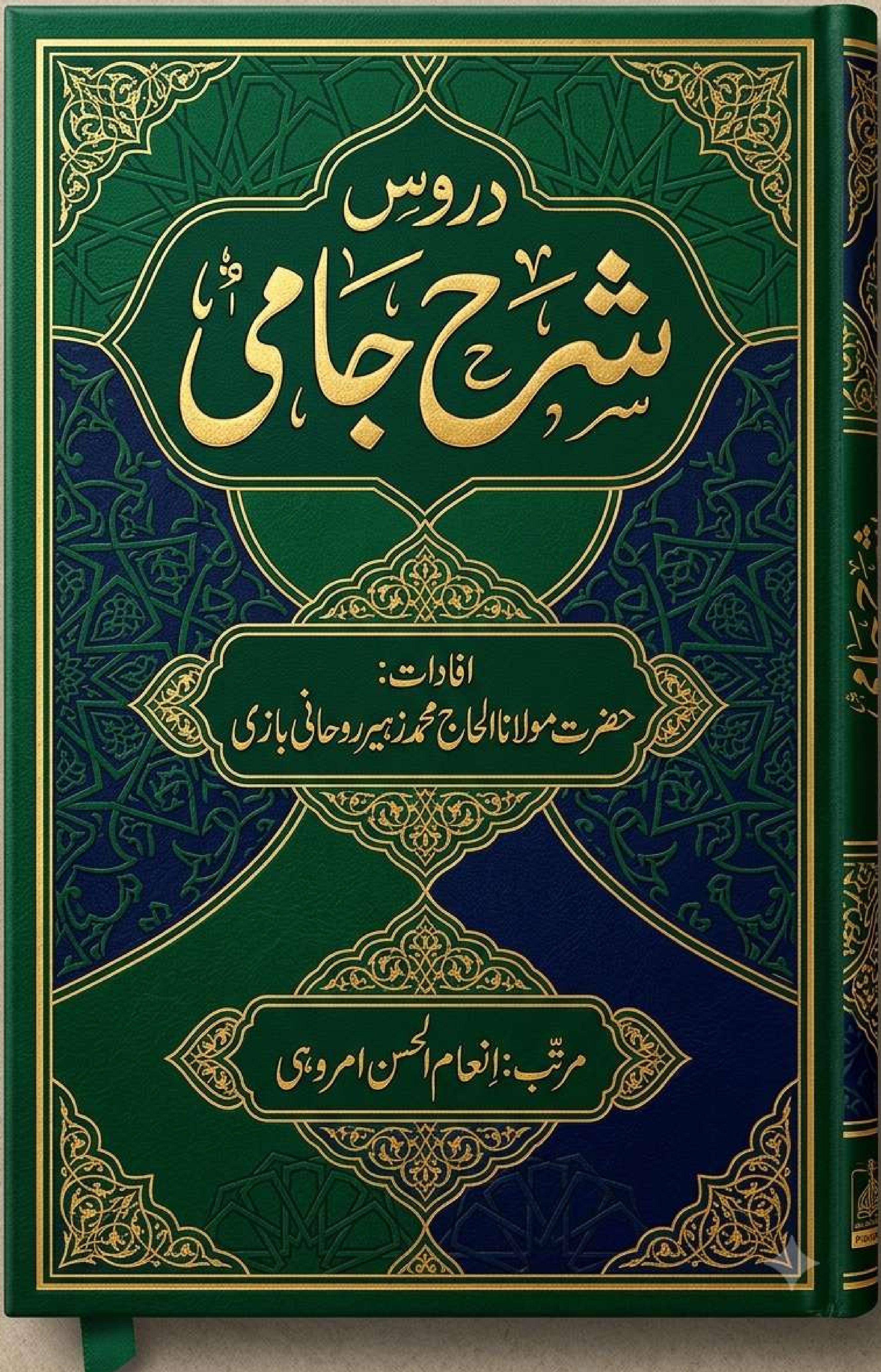
دروس
شرح جامی
افادات:
حضرت مولانا الحاج محمد زہیر روحانی بازی
مرتّب: اِنعام الحسن امروہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اچھا بھائی میں نے کل آپ سے ذکر کیا تھا کہ شرح جامی کتاب کو شروع کرنے سے پہلے کچھ دن ہم ترکیب کریں گے۔انشائاللہ آپ دیکھیں گے ترکیب بہت آسان ہے اور بنیادی ترکیب جب آپ سیکھ جائیں گے پھر آپ کے لیے جامی کا سمجھنا بہت آسان ہو جائے گا۔اس کے بغیر جامی سمجھ میں نہیں آئے گی۔رٹا تو آپ لگا سکتے ہیں لیکن جامی آپ کو سمجھ میں نہیں آئے گی۔

تو آج ہم ترکیب شروع کرتے ہیں بھائی۔لکھیے بھائی،لکھیے بھائی۔ایک ہے جملہ اسمیہ اور ایک ہے جملہ فعلیہ۔ایک ہے جملہ اسمیہ اور ایک ہے جملہ فعلیہ۔جملہ اسمیہ وہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو۔جملہ اسمیہ وہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو اور جملہ فعلیہ وہ ہے اور جملہ فعلیہ وہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو۔جس کا پہلا جز فعل ہو۔

تو ہم سب سے پہلے جملہ اسمیہ کی ترکیب کریں گے۔لکھیے بھائی۔تو ہم سب سے پہلے جملہ اسمیہ کی ترکیب کریں گے۔جملہ اسمیہ میں دو چیزیں ہوتی ہیں:نمبر ایک،مبتدا اور نمبر دو،خبر۔نمبر ایک،مبتدا اور نمبر دو،خبر۔

مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے اور خبر ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے۔اور خبر ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے۔کبھی کبھار مبتدا نکرہ بھی آتا ہے۔کبھی کبھار مبتدا نکرہ بھی آتا ہے۔کبھی کبھار مبتدا نکرہ بھی آتا ہے لیکن چند شرائط کے ساتھ۔لیکن چند شرائط کے ساتھ۔

تو آپ نے پڑھا بھائی کہ مبتدا میں اصل کیا ہے وہ معرفہ ہونا چاہیے۔معرفہ،تو اب آپ کو معرفہ کی قسمیں بھی یاد ہونی چاہئیں۔تو معرفہ کی قسمیں لکھ لیجیے۔

معرفہ سات قسم پر ہے۔معرفہ سات قسم پر ہے۔نمبر ایک،تمام ضمیریں۔نمبر ایک،تمام ضمیریں۔نمبر دو،علم۔علم یعنی نام۔زید،عمرو،بکر وغیرہ۔زید،عمرو،بکر وغیرہ۔

نمبر تین،اسمائے اشارہ۔نمبر تین،اسمائے اشارہ۔نمبر چار،اسمائے موصولہ۔نمبر چار،اسمائے موصولہ۔نمبر پانچ،معرفہ بالندا۔نمبر پانچ،معرفہ بالندا۔جیسے یا رجلُ۔جیسے یا رجلُ۔

نمبر چھ،معرفہ بالالف لام۔نمبر چھ،معرفہ بالالف لام۔جیسے الرّجلُ۔جیسے الرّجلُ۔

نمبر سات،وہ اسم جو ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔جو ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو علاوہ

معرفہ بالنداکے۔علاوہ معرفہ بالنداکے۔ یہاں تک بات سمجھ میں آ گئی؟

آپ نے کیا پڑھا کہ مبتدا جو ہے وہ معرفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ۔اوراب آپ کومعرفہ اورنکرہ کی پہچان ہونی چاہیے تو میں نے معرفہ کی اقسام آپ کولکھوادیں بھائی۔بات سمجھ میں آ گئی؟

اس کے بعد یادرکھنا، آگے لکھیے کہ اسم دوقسم پر ہے معرب اورمبنی۔اسم دوقسم پر ہے معرب اورمبنی۔آگے لکھیے،مبنیات کل آٹھ ہیں۔مبنیات کل آٹھ ہیں اوران کے علاوہ باقی اسماءمعرب ہیں۔مبنیات کل آٹھ ہیں اوران کے علاوہ باقی اسماء معرب ہیں۔وہ آٹھ مبنیات یہ ہیں:

نمبرایک،تمام ضمیریں۔نمبرایک،تمام ضمیریں۔نمبردو،اسمائے اشارہ۔نمبردو،اسمائے اشارہ۔نمبرتین،اسمائے موصولہ۔

نمبرچار،کچھ مرکبات۔نمبرچار،کچھ مرکبات یعنی مرکب بنائی۔یعنی مرکب بنائی۔جیسے احدعشر۔جیسے احدعشر۔

نمبرپانچ،اصوات بھائی،صاد کے ساتھ ہے اصوات۔الف،صاد،واؤ،الف اورلمبی تا،اصوات۔یعنی آوازیں۔

بات سمجھ میں آرہی ہے؟ جیسے بھائی اردو میں ہم مختلف چیزوں کی آواز حکایت کرتے ہیں کہ بکری میں میں کرتی ہے، بلی میاؤں میاؤں کرتی ہے،کوا کائیں کائیں کرتا ہے۔تو یہ جواصوات ہیں اسی طرح عربی میں بھی حیوانات کی آوازوں کو مختلف طریقے سے نقل کیا جاتا ہے وہ اصوات ہیں۔آوازیں،اور یہ بھی یہ بھی مبنیات میں سے ہیں۔

نمبرچھ،نمبرچھ کچھ ظروف ہیں۔کچھ ظروف ہیں ظاء کے ساتھ ہے جیسے قبلُ،بعدُ وغیرہ۔بعض صورتوں میں یہ کیا ہوتے ہیں؟مبنی ہوتے ہیں۔اسی طرح اذْ ہے،اذا ہے،متیٰ ہے،اَینَ وغیرہ بھائی،یہ بھی کس میں سے ہیں؟مبنیات میں سے۔

نمبرسات،اسمائے افعال۔اسمائے افعال بھائی۔بھائی نام سے ہی پتہ چل رہا ہے یہ کچھ اسم ہیں جوفعل والا معنیٰ ادا کرتے ہیں۔کچھ اسم ہیں جوفعل والا معنیٰ ادا کرتے ہیں جیسے روَیدَ،بلہَ وغیرہ بھائی۔

اورآٹھویں قسم ہے کنایات بھائی،کنایات بھائی جیسے کم اورکذا۔تو یہ آٹھ مبنیات ہوگئے بھائی۔

اور پریشان نہیں ہونا آپ نے،انشائاللہ ان چیزوں کا ہم باربارتکرارکریں گے،انشائاللہ آپ کوازبرہوجائیں گی۔اوریہی یادکرنے والی چیزیں تھیں جومیں نے لکھوادیں بھائی۔معرفہ کی قسمیں آپ کو یادہونی چاہئیں،مبنیات آپ کو یادہونے

چاہئیں، اور وہ جو سولہ قسمیں ہیں اعراب کے اعتبار سے جو نحو میر میں آپ نے پڑھی ہیں یا جو ہدایت النحو میں آپ نے پڑھی ہیں۔ بات سمجھ میں آرہی ہے؟ بس وہ قسمیں یاد ہوئیں تو آپ کو انشائاللہ آپ چند دنوں میں انشائاللہ بہترین عبارت پڑھنے لگیں گے اور ترکیب اچھی خاصی آپ سیکھ لیں گے۔

اچھا اب ذرا پھران کو ذرا دہرالیں بھائی۔ یہ بار بار ہم دہراتے رہیں گے بھائی، یہ آپ کو ازبر ہونی چاہئیں۔

معرفہ کتنی قسمیں؟ سات قسمیں۔ نمبر ایک، تمام ضمیریں۔ ادھر دیکھیے میری طرف زبانی دہراؤ۔ معرفہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ سات قسمیں۔ نمبر ایک، تمام ضمیریں۔ نمبر دو، علم۔ نمبر تین، اسمائے اشارہ۔ نمبر چار، اسمائے موصولہ۔ نمبر پانچ، معرفہ بالندا۔ نمبر چھ، معرفہ بالالف لام اور نمبر سات، وہ اسم ہاں؟ اسمائے افعال، او ہو مبنی پہ چلے گئے ہو۔ معرفہ کی قسمیں میں پوچھ رہا ہوں۔ وہ اسماء جو وہ وہ اسماء جو ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہوں علاوہ معرفہ بالندا کے۔ تو معرفہ بالندا یہاں سے خارج ہے کیونکہ ہم مبتدا خبر کی بحث کر رہے ہیں۔ تو اس کو اب ہم بار بار ذکر نہیں کریں گے بھائی۔ تو معرفہ کی کل کتنی قسمیں ہیں؟ پھر دہراؤ، سات قسمیں۔ نمبر ایک، تمام ضمیریں۔ نمبر دو، علم۔ نمبر تین، اسمائے اشارہ۔ نمبر چار، اسمائے موصولہ۔ نمبر پانچ، معرفہ بالندا۔ نمبر چھ، معرفہ بالالف لام اور نمبر سات، وہ جو وہ اسم جو ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو بھائی۔

اچھا اس کے بعد مبنی بھائی۔ اسم دو قسم پر ہے، ایک معرب اور ایک مبنی۔ مبنی کتنی قسم پر؟ آٹھ قسم پر۔ کون کون سے؟ تمام ضمیریں ہیں اور اسمائے اشارہ، اسمائے موصولہ اور کچھ مرکبات ہیں اور کچھ ظروف ہیں اور اصوات ہیں، اسمائے افعال ہیں اور کنایات ہیں۔

اب یاد رکھو، بس اب آگے باتیں سمجھتے جاؤ۔ یاد رکھو یہ جو اسم ہے اس کا اعراب تین قسم پر ہوگا۔ کبھی اعراب لفظاً ہوتا ہے، کبھی تقدیرًا ہوتا ہے، اور کبھی محلاً ہوتا ہے۔ توجہ ہے؟ اسم کا اعراب کتنی قسم پر؟ تین قسم پر۔ نمبر ایک، لفظاً۔ نمبر دو، تقدیرًا۔ نمبر تین، محلاً۔

بات سمجھ میں آگئی؟ لفظاً اعراب کا معنیٰ یہ ہوتا ہے کہ آپ اس اعراب پر با قاعدہ تلفظ کرتے ہیں۔ سننے سے، تلفظ سے ہی دوسرے کو پتہ چل جاتا ہے کہ آپ کون سا اعراب پڑھ رہے ہیں۔ مجھے اب بتایئے میں نے کون سا اعراب

پڑھا؟ زیدٌ ، رفع ہے بھائی۔ کیا ہے؟ رفع ہے لفظاً۔ تلفظ سے ہی آپ کو پتہ چل رہا ہے کہ میں نے رفع پڑھا ہے۔ زیداً، اب میں نے کون سا اعراب پڑھا؟ نصب پڑھا ہے تو یہ نصب کون سا ہے؟ لفظاً ہے یعنی لفظاً کا کیا معنیٰ؟ کہ جس پر ہم اعراب پر تلفظ کرتے ہیں۔ ایک تو ہے لفظ، لفظ پر تو کرتے ہی تلفظ ہیں۔ لفظ کہتے ہی کس کو ہیں جس پر کیا کیا جائے؟ تلفظ کیا جائے۔ زید، عمرو، بکر، خالد، دیکھو یہ جتنے لفظ میں بولتا جا رہا ہوں زبان سے یہ سب لفظ ہیں۔ لیکن میں لفظ کی بات نہیں کر رہا، میں اعرابِ لفظی کی بات کر رہا ہوں۔ وہ اعراب جس پر آپ تلفظ کرتے ہیں، سننے سے دوسرے کو پتہ چل جاتا ہے۔ زیدٌ ، میں نے کیا پڑھا؟ رفع۔ زیداً، میں نے کیا پڑھا؟ نصب۔ زیدٍ ، میں نے کیا پڑھا؟ جر پڑھا۔ دیکھا، تلفظ سے ہی آپ کو پتہ چل گیا۔

تو اب جتنے اسم آئیں گے آپ نے غور کرنا ہے، جب بھی کوئی اسم آئے سب سے پہلے آپ نے یہ دیکھنا ہے، یہ معرب ہے یا مبنی ہے؟ بات سمجھ میں آ گئی؟ اور پھر آپ نے غور کرنا ہے کہ اعراب لفظاً ہے، تقدیرًا ہے یا محلاّ ہے؟ اعراب کتنی قسم پر؟ تین قسم پر۔ نمبر ایک، لفظاً۔ نمبر دو، تقدیرًا۔ نمبر تین محلاً۔ یاد رکھو اعراب لفظاً اور تقدیرًا یہ معرب کے اندر آئے گا۔ کس کے اندر؟ معرب۔ وہ سولہ قسمیں جو آپ نے پڑھی تھیں نحو میر کے اندر ان میں سے کسی کا اعراب لفظاً تھا، کسی کا اعراب تقدیرًا تھا۔ توجہ ہے؟ جائنی موسیٰ، رأیتُ موسیٰ، مررتُ بموسیٰ۔ دیکھا، تینوں حالتوں میں ایک جیسا لفظ ہے موسیٰ، اس میں کوئی تبدیلی نہیں آ رہی۔ کوئی اعراب کا پتہ چلتا ہے سننے سے؟ مثلاً اب مجھے بتاؤ میں نے کون سا اعراب پڑھا؟ موسیٰ، کوئی پتہ نہیں چلا۔ تو اس پر اعراب تقدیری آتا ہے۔ کیا آتا ہے؟ تقدیری۔ قدر یقدّ ر تقدیر کا معنیٰ ہے فرض کرنا۔ فرض کر لو اس پر رفع آ گیا جب رفع والے مقام میں یہ آئے۔ جب رفع والے مقام میں یہ آئے تو فرض کر لو اس پر کیا آیا؟ رفع۔ جائنی موسیٰ، دیکھو موسیٰ یہاں فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے تو یہ مرفوع ہے تقدیرًا۔ مرفوع ہے تقدیرًا کا کیا معنیٰ؟ فرض کر لو اس پر رفع آ گیا۔ آیا تو نہیں لیکن آپ کیا کر لو؟ فرض کر لو رفع آ گیا۔ رأیتُ موسیٰ، یہاں موسیٰ مفعول بہ واقع ہو رہا ہے اور مفعول بہ منصوب ہوتا ہے لیکن کیا نصب سننے سے پتہ چلا آپ کو؟ نہیں، تو یہ ہم یہ منصوب ہے اور کون سا منصوب؟ تقدیرًا ہے، تقدیرًا کیا معنیٰ؟ فرض کر لو کہ اس پر کیا آ گیا ہے؟ نصب آ گیا ہے آپ نے نصب پڑھا ہے۔ اور تیسرا کیا ہے؟ مررتُ بموسیٰ، یہ دیکھو با جارہ ہے اور با جارہ کیا کرتی ہے؟ جر دیتی ہے، جی۔ تو اب موسیٰ اس کا اعراب بتاؤ؟ مجرور تقدیرًا۔ مجرور ہے لیکن کیا لفظوں سے پتہ چل رہا ہے یہ مجرور ہے؟ نہیں، تلفظ سے پتہ نہیں چل رہا تو یہ مجرور کون سا ہوا؟ تقدیرًا یعنی فرض کر لو اس پر جر آ گیا ہے۔

اور جائنی زیدٌ ، رأیتُ زیداً، مررتُ بزیدٍ ۔ دیکھا، زیدٌ اعراب کا پتہ چلا تو یہ اعراب کون سا ہوا؟ لفظاً، تو یہ مرفوع ہے لفظاً۔ اور رأیتُ زیداً، یہ منصوب ہے لفظاً۔ مررتُ بزیدٍ ، یہ مجرور ہے لفظاً۔ فرق سمجھ میں آیا؟ وہ جو سولہ قسمیں آپ نے پڑھی تھیں وہ معرب کی اقسام ہیں اور اس میں سے بعض کا اعراب لفظاً آتا ہے اور بعض کا اعراب تقدیرًا آتا ہے۔

تو یہ معرب میں اعراب کبھی لفظاً آتا ہے اور کبھی تقدیرًا۔ لفظاً کا کیا معنیٰ ؟ کہ اس اعراب، لفظ بولے، اس اعراب پر ہم کیا کرتے ہیں؟ پھر دہراؤ کہ اس اعراب، ہاں یہ صرف آپ نے یہ نہیں کہنا کہ ہم تلفظ کرتے ہیں بھائی، کیا معنیٰ تلفظ تو لفظ پہ بھی کرتے ہیں۔ آپ کہیں اس اعراب پر ہم کیا کرتے ہیں؟ تلفظ کرتے ہیں اور تقدیرًا کا کیا معنیٰ ؟ فرض کرلو کہ اس پر رفع ،نصب یا جر آ گیا ہے۔ تو فرض اس لیے کرنا پڑتا ہے کیونکہ وہاں کوئی رکاوٹ ہوتی ہے۔ کوئی مانع ہوتا ہے جس کی وجہ سے اعراب آ نہیں سکتا لفظوں میں۔ جیسے موسیٰ کے آخر میں الف ہے۔ اور الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے عربی میں۔ الف پر اگر کوئی حرکت آجائے تو وہ دراصل الف نہیں ہے، وہ ہمزہ ہے۔ وہ کیا ہے؟ وہ ہمزہ ہے۔ جاءَ، دیکھا، یہ الف ہمزہ آخر میں ہمزہ کے اوپر زبر ہے اور جاءَ کے درمیان میں الف ہے، یہ الف کیا ہے؟ ساکن۔ تو الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے، الف پر اعراب آ ہی نہیں سکتا اور موسیٰ کے آخر میں کیا ہے؟ الف ہے۔ تو لہٰذا یہاں رکاوٹ آ گئی، اس پر اعراب ظاہر نہیں ہوسکتا۔ اگر یہ الف نہ ہوتا یہاں تو اعراب ظاہر ہوجاتا کیونکہ یہ معرب ہے اور معرب کہتے ہی کس کو ہیں جو اعراب کو جگہ دیتا ہے جس پر اعراب آتا ہے۔

جبکہ تیسرا اعراب کی تیسری قسم ہے محلاً بھائی۔ محل کا معنیٰ ہے جگہ، جگہ۔ جیسے جاءَ ھؤ لاءِ، ھؤ لاءِ، تو دیکھو جیسے جاءَ ھؤ لاءِ، جاءَ ھؤ لاءِ، دیکھو ھؤ لاءِ کے آخر میں کیا ہے؟ ہمزہ، اور ہمزہ کے نیچے کیا ہے؟ زیر۔ لیکن یہ اسم اشارہ ہے اور مبنیات کے اندر میں نے آپ کو لکھوایا کہ دوسری قسم کیا ہے مبنیات کی؟ اسمائے اشارہ۔ تو اسمائے اشارہ کیا ہیں؟ مبنی۔ لہٰذا یہ ھؤ لاءِ مبنی ہے۔ یہ ھؤ لاءِ مبنی ہے، یہ ہر جگہ اسی طرح رہے گا، یہ ہمزہ کے نیچے زیر ہی پڑھنا پڑے گی۔ جاءَ ھؤ لاءِ، رأیتُ ھؤ لاءِ، مررتُ بھؤ لاءِ۔ جاءَ ھؤ لاءِ، یہ ھؤ لاءِ فاعل بن رہا ہے اور فاعل کیا ہوتا ہے؟ مرفوع۔ فاعل کیا ہوتا ہے؟ مرفوع۔ تو یوں کہیں گے یہ ھؤ لاءِ مرفوع ہے محلاً۔ جاءَ ھؤ لاءِ، توجہ ہے؟ جاءَ فعل، ھؤ لاءِ اس کا فاعل، اور فاعل کیا ہوتا ہے؟ مرفوع۔ اور یہاں پر ھؤ لاءِ کے نیچے میں کیا پڑھ رہا ہوں؟ زیر۔ تو یہ یاد رکھو یہ ہمزہ کے نیچے جو زیر پڑھ رہے ہیں یہ ہمزہ کی حرکت ہے، اعراب نہیں ہے۔ اعراب اس پر نہیں ظاہر ہوسکتا۔ کیوں نہیں ہوسکتا؟ کیونکہ یہ مبنی ہے، تو یہ محلاً مرفوع ہے۔ کیا ہے؟

کیا معنیٰ محلاً مرفوع؟ محل کا معنیٰ ہے جگہ یعنی یہ جگہ رفع والی ہے کیونکہ یہ فاعل بن رہا ہے اور فاعل کی جگہ کیا ہے؟ رفع والی ہوتی ہے، تو یہ جگہ رفع والی ہے لیکن چونکہ یہ مبنی ہے اور مبنی پر اعراب نہیں آ سکتا تو اس کو کہیں گے محلاً مرفوع یعنی محل کے اعتبار سے یہ مرفوع ہے، لفظوں کے اعتبار سے یہ تقدیرًا مرفوع نہیں ہے۔

اور دیکھو جاءَ موسیٰ، رأیتُ موسیٰ، مررتُ بموسیٰ۔ جاءَ ہٰؤ لاءِ، رأیتُ ہٰؤ لاءِ، مررتُ بہٰؤ لاءِ۔ دونوں ایک جیسے ہیں، نہ موسیٰ کے آخر میں کوئی تبدیلی آ رہی ہے نہ ہٰؤ لاءِ کے آخر میں۔ لیکن موسیٰ کو آپ کہتے ہیں معرب اور ہٰؤ لاءِ کو آپ کیا کہتے ہیں؟ مبنی۔ یہ کیا وجہ ہے؟ وجہ یہ کہ بھائی مبنی ویسے کوئی چیز نہیں بنتی مبنی کے لیے کوئی مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت وغیرہ چاہیے بھائی۔ اور تو موسیٰ مبنی نہیں ہے بھائی، اس میں کوئی مشابہت وغیرہ مبنی کے ساتھ نہیں ہے۔ مبنی الاصل کے ساتھ اس کی کوئی مشابہت اور مناسبت نہیں ہے۔ تو وہ معرب ہے، ہاں وہاں الف آخر میں آ گیا، میں نے بتایا اگر یہ آخر میں الف نہ ہوتا تو رفع، نصب اور جر ظاہر ہوتے۔ رفع، نصب اور جر ظاہر ہوتے۔ رکاوٹ کیا آئی؟ مانع کیا بنا؟ یہ الف۔ جاءَ موسیٰ، الف پڑھ رہا ہوں میں یا نہیں؟ آپ یہ نہ کہیں اس کے آخر میں تو یا ہوتی ہے اور اوپر کھڑی زبر۔ بھائی یہ یا کس سے بدل چکی ہے؟ الف سے بدل چکی ہے۔ الف سے بدل چکی ہے اور عربی رسم الخط میں اس کو اسی طرح لکھتے ہیں، اوپر کھڑی زبر لکھ دیتے ہیں لیکن دراصل یہ کیا ہے؟ یہ یا الف سے بدل چکی ہے جیسے قالَ اصل میں کیا تھا؟ قَوَلَ، واو کس سے بدل چکا؟ الف سے، قالَ۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ تو یہاں پر بھی یہ جو یا ہے الف سے بدل چکی ہے لیکن عربی زبان میں جب کوئی یا الف سے بدل جائے اور آخر میں ہو تو اس کو لکھتے یا ہی کی صورت میں ہیں البتہ پڑھتے الف کی صورت میں ہیں۔ جیسے مصطفیٰ، اس کے آخر میں بھی یا الف سے بدل گئی ہے، لکھیں گے یا ہی لیکن پڑھیں گے کیا؟ الف، الف۔

اور یہاں ایک اور بات بتلا دوں، آج کل جدید کتابوں میں آپ دیکھیں گے عربی زبان کی جو بھی کتابیں اٹھائیں آپ دیکھیں گے بعض یا ایسی ہوتی ہیں ان کے نیچے دو نقطے لگے ہوتے ہیں جیسے فی، علیؓ، یہ یا کے نیچے آپ کو دو نقطے ملیں گے اور کچھ یا ایسی ہوں گی کتابوں میں جن کے نیچے نقطے نہیں ہوں گے جیسے علیٰ، اس کے نیچے نقطے نہیں ہوں گے۔ علی لکھا ہو تو یا کے نیچے نقطے ہوں گے، علیٰ لکھا ہو تو یا کے نیچے نقطے نہیں ہوتے۔ وجہ یہ کہ جو یا الف سے بدل جائے اس کے نیچے نقطے نہیں لکھتے۔ اس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ یا کس سے بدل چکی؟ الف سے۔ علیٰ، آخر میں یا الف سے بدلی ہے یا نہیں؟ تو یا لکھیں گے تو لیکن نیچے دو نقطے نہیں لگائیں گے، اس سے پڑھنے والا سمجھ جائے گا یہ علی نہیں لکھا بلکہ کیا لکھا ہے؟ علیٰ۔ بھائی دیکھو ع، ل، ی، زیریں زبریں اگر نہ لگی ہوں تو ہوسکتا ہے یہ علی ہو، ہوسکتا ہے یہ علیٰ ہو۔ فرق کیسے پتہ

چلے گا؟ یا کے نیچے اگر دو نقطے ہوئے تو سمجھ جاؤ یہ کیا لکھا ہے؟ علی، اور یا کے نیچے دو نقطے نہ ہوئے تو سمجھ جاؤ کیا لکھا ہے؟ علیٰ۔ اسی طرح مصطفیٰ، اس کی آخر میں جو یا ہے، دو نقطے لکھیں گے یا نہیں لکھیں گے؟ مصطفیٰ، نہیں لکھیں گے کیونکہ یا کس سے بدل چکی؟ الف سے۔ فی، فی کے نیچے دو نقطے لکھیں گے یا نہیں؟ لکھیں گے کیونکہ یا اب اپنی اصل حالت پر ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ تو یہ جدید کتابوں میں آپ کو عام اب آج کل اسی طرح ملے گا بھائی۔

تو مبنی کا اعراب دیکھو محلاً آتا ہے۔ اب دیکھو موسیٰ کے آخر میں تو الف تھا، الف رکاوٹ بن گیا اعراب کے آنے سے، اس کے ظاہر ہونے سے۔ جبکہ ہؤ لاءِ، جاءَ ہؤ لاءِ، رأیتُ ہؤ لاءِ، مررتُ بہؤ لاءِ، دیکھو آخر میں ہمزہ ہے؟ آخر میں ہمزہ ہے اور ہمزہ پر زبر، زیر، پیش آ سکتا ہے یا نہیں آ سکتا؟ آ سکتا ہے۔ مجیءٌ، مجیئاً، مجیءٍ، آخر میں ہمزہ ہے نا؟ ہمزہ پر تو زبر بھی آ سکتا ہے، زیر بھی آ سکتا ہے، پیش بھی آ سکتا ہے، لیکن ہؤ لاءِ اس کے آخر میں ہمزہ ہے اور وہ بدل نہیں رہا، کوئی مانع نہیں، کوئی رکاوٹ نہیں، وہاں تو الف رکاوٹ تھی۔ یہاں کوئی رکاوٹ نہیں لیکن پھر بھی نہیں بدل رہا، معلوم ہوا یہ مبنی ہے۔ اگر مبنی نہ ہوتا پھر تو اعراب لفظوں میں آنا چاہیے تھا، کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ تو اعراب کتنی قسم پر ہوا؟

تین قسم پر: لفظاً، تقدیرًا، اور محلاً۔ لفظاً اور تقدیرًا کس میں آئے گا؟ معرب میں۔ اور محلاً کس میں آئے گا؟ مبنی میں۔ اعراب لفظاً کا کیا معنیٰ؟ کہ اس اعراب پر ہم کیا کریں گے؟ تلفظ۔ سننے سے ہی دیکھ دوسرے کو پتہ لگ جائے گا کہ کیا پڑھ رہا ہے۔ مثلاً، مجھے بتایئے، میں نے رفع پڑھا، نصب یا جر؟ رجلٌ، رفع۔ رجلاً، نصب۔ رجلٍ، جر۔ دیکھا، آپ کو تلفظ سے ہی پتہ چل گیا، تو یہ اعرابِ لفظی ہے۔

اور پھر بعض جگہ ہوتا معرب ہی ہے، لیکن اعراب کی رکاوٹ آ جاتی ہے، کوئی مانع آ جاتا ہے جس کی وجہ سے اعراب لفظوں میں نہیں آ سکتا۔ تو پھر وہاں کیا کہیں گے؟ یہ یہ اعراب تقدیرًا ہے۔ رفع بھی تقدیرًا، نصب بھی تقدیرًا، جر بھی تقدیرًا۔ وہ بھی مختلف ہیں۔ بعضوں میں تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوتا ہے، جیسے موسیٰ۔ اور بعض اوقات اعراب جو تقدیرًا ہوتا ہے وہ ایک یا دو حالتوں میں ہوتا ہے، جیسے قاضی۔

قاضی، اس کے آخر میں کیا ہے؟ یا۔ یا پر ضمہ بھی ثقیل، قاضِیُ نہیں پڑھ سکتے۔ یا پر کسرہ بھی ثقیل، قاضِیِ نہیں پڑھ سکتے۔ ہاں، نصب پڑھ سکتے ہیں، قاضِیًا۔ توجہ ہے؟ قاضِیًا۔ تو دیکھو، اس میں رفع بھی تقدیری ہوتا ہے۔ اس کو اسم منقوص کہتے ہیں، ناقص سے ہے۔ آخر میں یا ہے نا؟ یا اور ما قبل کسرہ ہو تو اس کو اسم منقوص کہتے ہیں۔ قاف دو نقطوں والا ہے بھائی۔

اوراس اسم یہ جواسم منقوص ہے، یہ اس کا اعراب رفع بھی تقدیرًا ہوتا ہے، جر بھی تقدیرًا ہوتا ہے، اور نصب لفظاً ہوتا ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی۔ جاءَ قاضٍ ، رأیتُ قاضِیًا ، مررتُ بقاضٍ ۔توجہ ہے؟

اوراسی طرح جب کوئی اسم مضاف ہو یائے متکلم کی طرف، جب کوئی اسم مضاف ہو یائے متکلم کی طرف، علاوہ جمع مذکر سالم کے، یعنی مسلمون وغیرہ کے۔ مسلمون وغیرہ کے علاوہ کوئی بھی اسم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہوگا تو اس کا اعراب بھی تینوں حالتوں میں تقدیری آئے گا۔ کتابِی ، دیکھو کتاب مضاف ہے کس کی طرف؟ یائے متکلم کی طرف۔ قلمِی ، غلامِی ۔تو ان کو اسم منقوص نہ سمجھنا۔ اسم منقوص میں قاضی کی یا اپنی تھی۔ جبکہ یہاں کتابِی ، اس میں کتاب لفظ الگ ہے اور یائے متکلم کی ضمیرا لگ ہے۔ کتابِی کا کیا معنیٰ؟ میری کتاب۔ غلامِی ، میرا غلام۔ قلمِی ، میرا قلم ۔تو یہ اسم منقوص نہیں ہے۔ یہ قلم، غلام وغیرہ الگ لفظ اور یائے متکلم کی ضمیر الگ لفظ، تو دونوں کا اعراب الگ الگ بتانا پڑے گا۔ بات سمجھ میں آ گئی۔ جبکہ اسم منقوص جو ہوتا ہے اس میں یا اس لفظ کی اپنی ہوتی ہے، اسی کلمے کا جز ہوتی ہے۔ وہ الگ ضمیر نہیں ہوتی، جیسے قاضی۔

تو معرب میں اعراب کبھی لفظاً آئے گا اور کبھی تقدیرًا۔ اور مبنی میں اعراب کیسے آئے گا؟ محلاًّ۔ محلاًّ کا معنیٰ پتہ چل گیا؟ کیا معنیٰ؟ محل کا کیا معنیٰ ہوتا ہے؟ جگہ۔ یعنی یہ جاءَ ہٰؤ لاءِ، یہ ہٰؤ لاءِ اس ترکیب میں فاعل بن رہا ہے، تو یہ جگہ تو رفع والی ہے۔ یہاں کوئی معرب آتا تو کیا آتا اس پر؟ رفع۔ لیکن یہ تو مبنی ہے اور مبنی پر تو اعراب آ نہیں سکتا، تو لہٰذا اس کو کیا کہیں گے؟ یہ مرفوع ہے محلاًّ۔ تو ہٰؤ لاءِ مرفوع ہے محلاًّ۔ اور رأیتُ ہٰؤ لاءِ، یہ منصوب ہے محلاًّ کیونکہ مفعول بہ ہے۔ اور مررتُ بہٰؤ لاءِ، اس پر با جارہ داخل ہے تو یہ مجرور ہے محلاًّ۔

پریشان آپ نے نہیں ہونا۔ میں بار بار تکرار کرواؤں گا، یہ سارا تکرار ہی ہے بار بار۔ یہ آٹھ دس دن میں، چند دن جو ہم ترکیب کرلیں، بار بار تکرار کریں گے، یہ چیزیں آپ کے

پریشان آپ نے نہیں ہونا۔ میں بار بار تکرار کرواؤں گا، یہ سارا تکرار ہی ہے بار بار۔ یہ آٹھ دس دن میں، چند دن جو ہم ترکیب کرلیں، بار بار تکرار کریں گے، یہ چیزیں آپ کے ذہن میں جم جائیں، بیٹھ جائیں تاکہ پھر جب ہم جامی پڑھیں تو آپ کو ایک ایک بات جامی کی سمجھ میں آتی جائے۔ اور ہم بار بار تکرار کریں گے، بار بار۔ تو بالکل آپ نے پریشان نہیں ہونا۔ کوئی چیز مشکل لگے، کوئی حرج نہیں۔ کوشش کریں، توجہ سے بیٹھیں، میں پھر تکرار کرواؤں گا، پھر کرواؤں گا، بار بار۔

ہاں، بس یہ وہ سولہ قسمیں آپ کو یاد ہونی چاہئیں، ان کو ذرا دہرا لیجیے گا۔ اور معرفہ کی اقسام یاد ہونی چاہئیں یہ

جو میں نے لکھوائیں، اور یہ جو مبنی کی اقسام میں نے لکھوائیں یہ آپ کو یاد ہونی چاہئیں۔ یہ جو مبنی آٹھ ہیں ان کا اعراب آپ نے محلاً بتانا ہے۔ کوئی ضمیر آجائے تو آنکھیں بند کر کے کہہ دینا اس کا اعراب محلاً ہے۔ کوئی اسم اشارہ آجائے تو آنکھیں بند کر کے کہہ دینا اس کا اعراب محلاً ہے۔ اور اگر ان آٹھ کے علاوہ کوئی اسم ہو تو پھر اس میں آپ نے غور کرنا ہے، وہ سولہ قسموں میں سے کون سی قسم ہے۔ پھر وہاں پر کچھ کا اعراب لفظاً ہے اور کچھ کا اعراب تقدیرًا ہے۔ تو وہ سولہ قسمیں بھی آپ نے بہترین یاد کرنی ہیں، ان کو ذرا دہرالیں۔ انشاءاللہ یہ جو آٹھ، دس، بارہ دن گزریں گے تو آپ کی بہترین بنیاد بن جائے گی۔ انشاءاللہ ترکیب میں پھر کوئی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ آپ بہترین عبارت آپ پڑھ سکیں گے، انشاءاللہ۔ آپ حیران ہوں گے کہ کہ اتنی جلدی ہم عبارت پڑھنے کے قابل ہو گئے بھائی۔

پھر سنو بھائی، پھر سنو۔ آج آپ نے پڑھا کہ جملہ جو ہے وہ ایک جملہ اسمیہ ہے اور ایک جملہ فعلیہ۔ جملہ اسمیہ جس کا پہلا جز اسم ہو، جملہ فعلیہ جس کا پہلا جز فعل ہو۔ پھر ہم نے جملہ اسمیہ کی ترکیب شروع کی۔ میں نے آپ کو بتایا جملہ اسمیہ کے اندر دو چیزیں ہوتی ہیں، چاہے دو لفظ ہوں، دس لفظ ہوں، بیس لفظ ہوں، جملہ اسمیہ میں مل جل کر آخر کار دو چیزیں ہی بنیں گی: ایک کو کہیں گے مبتدا اور ایک کو کہیں گے خبر۔ مبتدا بھی کیا ہے؟ مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے اور خبر کیا ہوتی ہے؟ نکرہ۔ کبھی کبھار مبتدا جو ہے وہ نکرہ بھی آجاتا ہے اور اسی طرح کبھی خبر بھی معرفہ آجاتی ہے۔ لیکن مبتدا میں اصل ہے کہ وہ معرفہ ہونا چاہیے اور خبر میں اصل یہ ہے کہ وہ کیا ہونی چاہیے؟ نکرہ ہونی چاہیے، نکرہ ہونی چاہیے۔

پھر اس کے بعد، جب آپ کو یہ پتہ چل گیا کہ مبتدا میں اصل ہے معرفہ ہونا اور خبر میں اصل ہے نکرہ ہونا، تو اب آپ کو معرفہ اور نکرہ کی پہچان ہونی چاہیے۔ تو وہ معرفہ کی چھ سات قسمیں آپ کو یاد ہونی چاہئیں۔ کون کون سی ہیں؟ نمبر ایک، تمام ضمیریں۔ نمبر دو، علم، نام جو ہیں۔ نمبر تین، اسمائے اشارہ۔ نمبر چار، اسمائے موصولہ۔ نمبر پانچ، معرفہ بالندا۔ نمبر چھ، معرفہ بالالف لام۔ اور نمبر سات، ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو علاوہ معرفہ بالندا کے۔

یہ معرفہ کی اقسام ہیں۔ اس کے علاوہ جتنے اسم ہیں وہ سب نکرہ ہیں۔ کہیں جملے میں کوئی لفظ آتا ہے تو اس میں آپ فوراً غور کر کے دیکھ لیا کریں کہ یہ معرفہ ہے یا نکرہ۔ کچھ طلبہ کو ابھی بھی مشکل پیش آتی ہوگی کہ یہ معرفہ ہے یا نکرہ، کیسے پتہ چلائیں؟ بھائی ایک لفظ آ گیا جملے کے اندر، اب آپ دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ معرفہ ہے یا نکرہ، تو سب سے پہلے یہ معرفہ کی قسمیں اس پر لگاؤ۔ دیکھو، یہ ضمیر ہے؟ اگر ضمیر نہ ہو، پھر دیکھو، یہ کسی کا نام تو نہیں؟ پھر دیکھو، یہ اسم اشارہ تو نہیں؟ یہ اسم موصول تو نہیں؟ یہ معرفہ بالندا تو نہیں؟ یہ معرف باللام تو نہیں؟ یا یہ ان میں سے کسی کی طرف، تو یہ چھ سات قسمیں اس پر

ایک ایک کرکے لگا کر دیکھو۔ اگر ان میں سے وہ کوئی بھی نہیں ہے تو سمجھ جاؤ یہ نکرہ ہے۔

جیسے ایک جملے میں لفظ آیا رجلٌ، کیا آیا؟ رجلٌ۔ اب فوراً غور کرو۔ یہ رجلٌ یہ ضمیر ہے؟ نہیں ہے۔ پھر آپ نے غور کیا، کیا یہ کسی کا نام ہے؟ نہیں، یہ کسی کا نام زید، عمرو، بکر کسی کے نام ہو ہیں نہیں، یہ نام بھی نہیں ہے کسی کا۔ پھر دیکھو یہ اسم اشارہ ہے؟ نہیں۔ اسم موصول ہے؟ نہیں۔ کیا یہ معرفہ بالندا ہے؟ اس پر یا حرف ندا داخل ہے؟ نہیں۔ پھر دیکھو کیا اس پر الف لام داخل ہے؟ وہ بھی نہیں ہے۔ پھر کیا اس کے بعد ان میں سے کسی کی طرف یہ مضاف ہے؟ نہیں ہے۔ معلوم ہوا یہ کیا ہے؟ نکرہ ہے۔ دیکھا، اس طرح آپ آرام سے نکرہ کی پہچان کر لیں گے۔ اور چند دن جب آپ مشق کر لیں گے اس کی پھر بار بار آپ کو سوچنا ہی نہیں پڑے گا۔ ایک لفظ کو دیکھتے ہی آپ کو پتہ لگ جائے گا یہ معرفہ ہے یا نکرہ ہے۔ طریقہ سمجھ میں آ گیا؟

اس کے بعد پھر کوئی اسم آئے تو اس پر اب اعراب دیکھنا ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھو یہ معرب ہے یا مبنی۔ اگر وہ معرب ہے تو سمجھ جاؤ اس کا اعراب یا تو لفظاً ہوگا یا تقدیرًا۔ اب لفظاً کس کا ہے، تقدیرًا کس کا ہے، وہ سولہ قسمیں آپ کو یاد ہونی چاہئیں۔ اس کے بغیر نہیں چل سکیں گے آپ۔ وہ سولہ قسمیں وہ اس کو خوب ازبر کر لو، دہرالو اس کو۔ میں بھی انشائاللہ کوشش کروں گا اس سے بعد اس کے بارے میں باتیں یہاں ذکر کرتے رہیں اور اگر موقع مل گیا تو ان کو ایک آدھ دفعہ دہرا بھی لیں۔

اور پھر اگر وہ معرب نہیں ہے اسم تو پھر مبنی ہوگا۔ تو بلکہ یوں، جب بھی کوئی اسم آئے سب سے پہلے یہ دیکھو کہ یہ مبنی کی آٹھ قسموں میں سے کوئی قسم تو نہیں؟ اگر آٹھ قسموں میں سے نہیں تو سمجھ جاؤ یہ کیا ہے؟ معرب ہے۔ اور معرب کا اعراب کیسے آتا ہے؟ لفظاً یا تقدیرًا۔ اور اگر مبنی ہے تو اس کا اعراب کیسے آتا ہے؟ محلاً۔ اور لفظاً اعراب کا کیا معنیٰ؟ کہ اس، ہاں پھر آدھی بات کرر ہے ہو۔ اس اعراب پر، اس اعراب پر ہم کیا کرر ہے ہیں؟ تلفظ۔ یا یوں کہو اس رفع پر ہم کیا کرر ہے ہیں؟ تلفظ۔ اس نصب پر ہم کیا کرر ہے ہیں؟ تلفظ۔ اور اس جر پر ہم کیا کرر ہے ہیں؟ تلفظ۔

اور تقدیرًا کا کیا معنیٰ؟ فرض کر لو کہ اعراب آ چکا ہے۔ اعراب آ چکا ہے۔ بات سمجھ میں آ رہی ہے؟

سوال: یہ فرض کیوں کرتے ہو؟ فرض کیوں کرتے ہو؟ جاءَ موسیٰ، مرفوع ہے تقدیرًا۔ توجہ ہے؟ مرفوع ہے تقدیرًا۔ آپ کہتے ہیں جی فرض کرلو اس پہ رفع آ گیا ہے، یہ مرفوع ہے تقدیرًا۔ تقدیرًا کا معنیٰ تو بتلا دیا میں نے نا، کیا معنیٰ ہوتا ہے؟ فرض کرلو۔ تو یہ مرفوع ہے تقدیرًا، فرض کرلو یہ کیا ہے؟ مرفوع۔ سوال: یہ کیوں فرض کرلیں ہم؟ وجہ کیا ہے بھائی؟

بھائی وجہ یہ اگر یہ فرض نہیں کرتے تو سارا مسئلہ خراب ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ معرب ہے اور معرب کسے کہتے تھے؟ جس کا آخر بدلتا ہے عوامل کے بدلنے سے۔ اور جاءَ موسیٰ، رأیتُ موسیٰ، مررتُ بموسیٰ، یہ تو بدل ہی نہیں رہا۔ تو اس کو تو کیا کہنا پڑے گا؟ مبنی کہنا پڑے گا، اور مبنی کوئی خود بخود ہوتا ہے یا مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت ضروری ہے؟ مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت ضروری ہے، بغیر ویسی وجہ کے کوئی مبنی نہیں بنتا۔ تو اب جاءَ موسیٰ، رأیتُ موسیٰ، مررتُ بموسیٰ، اس کا آخر نہیں بدل رہا اور یہ مبنی بھی نہیں ہے، معلوم ہوا یہ کیا ہے؟ معرب ہے۔ اور معرب تو کس کو کہتے ہیں؟ جس کا آخر بدلتا ہے، اور اس کا آخر تو نہیں بدل رہا۔ تو یہ تو معرب سے خارج ہو رہا ہے اور مبنی میں بھی نہیں داخل ہو رہا۔ بات سمجھ میں آ رہی ہے؟ تو ہم اس کو معرب میں برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ جب اگر یہ معرب بھی نہ ہو، مبنی بھی نہ ہو پھر تو کوئی تیسری قسم بنے گا اور تیسری قسم کوئی ہے؟ نہیں، اسم کی تو دو ہی قسمیں ہیں یا معرب ہے یا مبنی۔ تو لہٰذا ہم اس کو معرب ہی رکھنا چاہتے ہیں، یہ معرب ہی ہونا چاہیے۔ تو ہم یوں کہتے ہیں بھائی اس کا آخر بدل رہا ہے، آپ کہیں گے نہیں بدل رہا، ہم کہیں گے فرض کرلو بدل رہا ہے۔ فرض کرلو بدل رہا ہے۔ جاءَ موسیٰ، فرض کرلو کیا آ گیا؟ رفع۔ رأیتُ موسیٰ، فرض کرلو کیا آ گیا؟ نصب۔ مررتُ بموسیٰ، فرض کرلو کیا آ گیا؟ جر آ گیا۔ بدل رہا ہے آخر یعنی نہیں بدل رہا؟ بدل رہا ہے یعنی نہیں بدل رہا؟ فرض کرلیا ہے، بدل رہا ہے اور جب بدل رہا ہے تو معرب کے اندر داخل ہے کیونکہ معرب بھی اس کو کہتے ہیں جس کا آخر بدلتا ہو عوامل کے بدلنے سے۔

بات سمجھ میں آ گئی؟ اچھی طرح؟

اچھا جی، اب ہم شروع کرتے ہیں ترکیب بھائی۔

ہاں مبتدا کی ایک آسان تعریف یاد رکھو۔ مبتدا اور خبر طلبہ بڑے پریشان ہوتے ہیں مبتدا کسے کہتے ہیں، خبر کسے کہتے ہیں بھائی۔ آسان لفظوں میں جو آپ کو انشاءاللہ کبھی نہیں بھولے گا۔ مبتدا اسے کہتے ہیں جس کے بارے میں بات کی جائے۔ وہ چیز جس کے بارے میں بات کی جائے اسے کیا کہتے ہیں؟ مبتدا۔ اور جو بات کی جائے اس کو خبر کہتے ہیں۔

جس کے بارے میں بات کی جائے وہ ہے مبتدا، اور جو بات کی جائے وہ ہے خبر۔ زیدٌ عالمٌ، کس کے بارے میں میں نے بات کی؟ زید، تو زید کیا ہوا؟ مبتدا۔ اور کیا بات کی؟ کہ وہ عالم ہے، تو عالم کیا ہے؟ خبر ہے۔ طریقہ سمجھ میں آیا؟ آپ اپنی باتوں پر غور کر لیں۔ آپ جب بھی کوئی بات کرتے ہیں کسی کے بارے میں کوئی بات کرتے ہیں، تو جس کے بارے میں کریں وہ کیا ہے؟ مبتدا، اور جو بات کریں وہ کیا ہے؟ خبر۔ طریقہ سمجھ میں آ گیا؟ زیدٌ قائمٌ، کس کے بارے میں بات کی؟ زید کے بارے میں، تو وہ کیا ہے؟ مبتدا۔ اور کیا بات کی؟ کہ وہ کھڑا ہے، تو یہ کیا ہے؟ خبر ہے۔

اور دوسری بات یہ یاد رکھنا۔ یاد رکھو مبتدا بھی مرفوع ہوتا ہے اور خبر بھی مرفوع ہوتی ہے۔ توجہ ہے؟ مبتدا بھی مرفوع ہوتا ہے، خبر بھی مرفوع، مرفوع ہوتی ہے۔ جب بھی کسی لفظ کے بارے میں آپ کو پتہ چل جائے کہ یہ مبتدا ہے۔ چاہے آپ نے خود غور کیا، چاہے آپ کو حاشیے میں کوئی لفظ مل گیا، یا چاہے کسی دوسرے نے بتا دیا کہ یہ کیا ہے؟ مبتدا۔ تو ساتھ ہی ایک اور بات آپ کو خود بخود پتہ چل گئی، اس پر کون سا اعراب پڑھنا ہے؟ رفع۔ توجہ ہے؟ جیسے ہی آپ کو پتہ چلا یہ مبتدا ہے، ساتھ ہی کیا پتہ چل گیا؟ اس پر ہم نے رفع پڑھنا ہے۔ توجہ ہے؟ پھر دہراؤ۔ جیسے ہی کسی لفظ کے بارے میں پتہ چلے کہ یہ کیا ہے؟ مبتدا ہے تو ساتھ ہی پتہ چل گیا کہ اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع۔

ہاں پھر غور کرنا کہ وہ رفع اس پر لفظاً آئے گا، تقدیراً آئے گا، یا محلاً۔ اس لفظ میں غور کرنا۔ یہ مبنی ہے؟ اگر مبنی نہیں تو معلوم ہوا کیا ہے؟ معرب ہے۔ جب معرب ہے تو اعراب کیسے آئے گا؟ لفظاً یا تقدیراً، وہ سولہ قسموں میں غور کر لینا اور اگر مبنی ہے تو اعراب کیسے آئے گا؟ محلاً۔ اسی طرح خبر بھی مرفوع ہوتی ہے۔ جب بھی آپ کو یہ پتہ چل جائے کسی لفظ کے بارے میں کہ یہ خبر ہے، ساتھ ہی ایک اور بات کا بھی فوراً پتہ چل گیا کہ کیا اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع پڑھنا ہے۔ مبتدا پر بھی رفع، خبر پر بھی رفع۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ اچھی طرح؟

اب ترکیب شروع کیجیے بھائی۔

لکھیے بھائی جملہ: اللہ احد۔ اللہ احد۔ یہ پورا جملہ ہے بھائی، پورا جملہ ہے اور اس کا پہلا جز اسم ہے۔ پہلا جز؟ معلوم ہوا یہ کون سا جملہ ہے؟ جملہ اسمیہ ہے۔ اللہ احد، کیا معنیٰ؟ اللہ ایک ہے، اللہ یکتا ہے۔ احد ایسا ایک جس کا دوسرا کوئی نہ ہو۔ واحد کے بعد تو اثنان یعنی دو آ جاتا ہے لیکن احد ایسا ایک جس کا کوئی دوسرا ہاں، جس کا کوئی دو نہ ہو بھائی۔

تو اللہ احد، کیا ترجمہ؟ اللہ ایک ہے۔ کس کے بارے میں بات کی؟ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں، اور کیا بات کی؟ ایک ہے۔ جی، ترکیب کیجیے بھائی۔ جی، آپ شروع کیجیے ترکیب بھائی۔

لفظ یوں کہو،لفظِ اللہ سب سے پہلے یہ،لفظِ اللہ اور پھر اس کے بعد اعراب بتاؤ۔جی ،اعراب؟لفظِ اللہ، پھر بولو لفظِ اللہ مبتدا،ہاں اعراب پہلے بولو۔ہاں مرفوع،کون سا مرفوع؟مرفوع تو تین قسم پر ہوتا ہے: لفظاً،تقدیرًا اور محلاً۔لفظاً ہے، شاباش۔مرفوع،انہوں نے کہالفظِ اللہ مرفوع لفظاً مبتدا۔مرفوع کیوں؟یہ بتاؤ۔بھائی رفع کیوں،مرفوع کیوں پڑھا آپ نے؟نصب یا جر کیوں نہیں پڑھا؟آپ بتایئے بھائی۔مبتدا ہے،اور مبتدا ہمیشہ کیا ہوتا ہے؟مرفوع۔تو جی تو یہ مرفوع اور کون سا مرفوع؟لفظاً۔اچھا آپ نے کہا یہ مرفوع لفظاً ہے،لفظاً کیوں کہا؟ہاں،جو میں نے بات کی اس طرح دہراؤ کہ اس کے رفع پر ہم تلفظ کرر ہے ہیں۔اس کے رفع پر ہم تلفظ کرر ہے ہیں۔تلفظ کر کے دکھاؤ اس کے رفع پر۔اللہُ ، اللہُ ۔جی ،اس کے نصب پہ ذرا تلفظ کر کے دکھاؤ۔اللہَ ،اللہَ ۔جی ،اس کے جر پہ تلفظ کر کے دکھاؤ۔اللہِ ،اللہِ ۔معلوم ہوا لفظِ اللہ پر تینوں طرح کے اعراب لفظاً آتے ہیں،رفع بھی لفظاً،کیا معنیٰ اس پر ہم تلفظ کرتے ہیں،نصب بھی لفظاً،جر بھی لفظاً۔بات سمجھ میں آگئی؟

تو جب بھی کوئی لفظ آئے سب سے پہلے یہ دیکھو کہ یہ معرب ہے یا مبنی،معرفہ ہے یا نکرہ۔بتایئے لفظِ اللہ معرفہ ہے یا نکرہ؟لفظِ اللہ علم ہے،نام ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کا،یہ معرفہ ہے۔بلکہ یہ اعرف المعارف ہے،تمام معرفوں سے زیادہ تعریف اس کے اندر ہے۔

امام سیبویہ رحمہ اللہ،وہ فرماتے تھے کہ لفظِ اللہ اعرف المعارف ہے۔سب سے زیادہ تعریف لفظِ اللہ کے اندر ہے۔وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟کہا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔پوچھا کس وجہ سے؟کہا اس وجہ سے کہ میں اس بات کا قائل تھا کہ لفظِ اللہ اعرف المعارف ہے۔تمام معرفوں سے زیادہ تعریف اس میں ہے۔معرفہ اس کو کہتے ہیں جس کی انسان کو پہچان ہو بھائی،نکرہ وہ ہے جس کی پہچان نہ ہو۔آپ کا ایک ساتھی ہے زید،میں نے جیسے ہی زید کہا آپ کے ذہن میں زید کی صورت آگئی فوراً،آپ پہچان گئے کہ میں کس کی بات کرر ہا ہوں۔دیکھا،یہ ہے معرفہ وہ ہے جس کی انسان کو پہچان ہو اور میں نے کہا رجلٌ ،کوئی خاص آدمی آپ کے ذہن میں آیا؟نہیں،معلوم ہوا یہ نکرہ ہے۔تو معرفہ وہ ہے جو متعین ذات پر دلالت کرے اور نکرہ وہ ہے جو ذاتِ غیرِ معین پر دلالت کرے۔آپ کا ایک ساتھی ہے عبداللہ،میں نے جیسے ہی عبداللہ کہا اپ کے فوراً پہچان گیا، آپ کے ذہن میں اس کی صورت آگئی،معلوم ہوا عبداللہ کیا ہے؟معرفہ ہے۔

تو لفظِ اللہ کیا ہے؟اعرف المعارف،اور مبتدا میں بھی اصل کیا ہے وہ کیا ہونا چاہیے؟معرفہ ہونا چاہیے۔تو لفظِ اللہ

معرفہ ہے اور معرفہ کی سات قسموں میں سے یہ کون سی قسم ہے؟ علم ہے، نام ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کا اور تو یہ مرفوع ہے مرفوع ہے، مبتدا ہے۔

یاد رکھو آپ کے پاس جب دو لفظوں سے جملہ بن رہا ہو، کتنے لفظ ہیں آپ کے پاس؟ دو، ایک اللہ اور ایک احد اور ایک ان میں سے معرفہ ہے اور دوسرا نکرہ ہے، تو معرفہ کو کیا بناؤ؟ مبتدا اور نکرہ کو کیا بناؤ؟ خبر بناؤ۔ جب دو لفظوں سے جملہ پورا ہو رہا ہو، جب دو لفظوں سے جملہ پورا ہو رہا ہو اور ان میں سے ایک معرفہ ہو اور ایک نکرہ، تو معرفہ کو کیا بناؤ؟ مبتدا اور نکرہ کو کیا بناؤ؟ خبر بناؤ۔ جی تو اللہُ ،لفظِ اللہ مرفوع لفظاً مبتدا، پھر دہراؤ لفظِ اللہ مرفوع لفظاً مبتدا۔ مرفوع کیوں؟ کیونکہ مبتدا ہے، لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ کر کے دکھاؤ۔ اللہُ ، اس کے نصب پر کرو تلفظ۔ اللہَ ، جر پہ تلفظ کرو۔ اللہِ ، اس سے ایک اور بات بھی پتہ چل گئی کہ لفظِ اللہ پر تینوں طرح کے اعراب لفظاً آتے ہیں۔ لہٰذا جہاں کہیں عبارت میں لفظِ اللہ آئے تو آپ نے اس پر باقاعدہ اعراب کا تلفظ کرنا ہے۔ جو اعراب ہوگا وہ تلفظ کرنا ہے، رفع والا ہو تو رفع کا تلفظ کرو، نصب والا ہو تو نصب کا تلفظ کرو، جر والا ہو تو جر کا۔

آگے بھائی احد، جی ترکیب کیجیے۔ ہاں، لفظِ اللہ کی خبر۔ احد پر اعراب کے ساتھ اس کو تلفظ کرو۔ یہ یہ تو آپ کو پتہ چل گیا یہ خبر ہے اور جیسے ہی آپ کو پتہ چلا یہ خبر ہے ساتھ ہی ایک اور بات بھی سمجھ میں آ گئی، کیا؟ مرفوع ہے، تو رفع کا تلفظ کرو اس پر۔ احدٌ ، احدٌ ، احدٌ ، تنوین آئے گی۔ تنوین آئے گی، اگر الف لام ہوتا تو پھر تنوین نہ آتی، الاحدُ اور اگر مضاف ہوتا، آگے مضاف الیہ آ رہا ہوتا پھر بھی تنوین نہ آتی تو ویسے یہ تنوین آئے گی۔ تو احدٌ ، بولو بھائی کیسے پڑھیں گے اس کو؟ ترکیب میں کیسے بتائیں گے؟ احدٌ مرفوع لفظاً خبر۔ مرفوع لفظاً خبر۔ اچھا اب بتاؤ مرفوع کیوں؟ خبر ہے، خبر کیا ہوتی ہے؟ مرفوع۔ لفظاً کیوں؟ پھر کہہ رہے ہو اس پر ہم تلفظ، نہیں نہیں یوں نہیں کہیں، اس کے رفع پر یا اس کے اعراب پر ہم کیا کر رہے ہیں؟ تلفظ، کر کے دکھاؤ۔ احدٌ ، تو اس کے رفع پر تلفظ کریں احدٌ ، اس کے نصب پر تلفظ کریں احداً، جر پر تلفظ کریں احدٍ ۔ اس سے ایک اور بات پتہ چل گئی کہ یہ جو احد کا لفظ ہے اس پر تینوں طرح کے اعراب لفظاً آتے ہیں۔ بات سمجھ میں آ گئی۔ تو آپ نے کیا کہا؟ احدٌ مرفوع لفظاً خبر۔ مرفوع کیوں؟ خبر ہے۔ لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ اور خبر آپ کو ویسے آپ کو کیسے پتہ چلا یہ خبر ہے؟ کیونکہ مبتدا کے بعد ایک ہی لفظ ہے، اسی نے خبر بننا ہے۔ اب روانی سے پڑھو اس کو پورے جملے کو۔ ایک ایک لفظ کا اعراب آپ نے نکال لیا یا نہیں؟ اب اس کو روانی سے پڑھ دو۔ شاباش، اللہ احدٌ ۔ جی، ترجمہ کیجیے۔ اللہ ایک ہے، اللہ یکتا ہے۔ تو مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ توجہ ہے؟ مبتدا اپنی خبر سے مل کر

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تو جملہ اسمیہ میں میں نے آپ کو بتایا تھا کتنی چیزیں ہوتی ہیں؟ دو چیزیں، کون کون سی؟ مبتدا اور خبر۔ یہاں تو لفظ ہی دو ہیں، کبھی لفظ زیادہ ہوتے ہیں لیکن وہ آپس میں جڑ جڑ کر دو ہی چیزیں بن جاتے ہیں: ایک مبتدا اور ایک خبر۔ مبتدا کس کو کہتے ہیں؟ جس کے بارے میں بات کی جائے۔ اور خبر کسے کہتے ہیں؟ جو بات کی جائے۔

اگلا جملہ لکھیے۔ ھٰذا عالم۔ ھٰذا عالم۔ چلیے بھائی اب آپ ترکیب کیجیے۔ اعراب بھائی پہلے ہم اعراب حل کر رہے ہیں عبارت کا۔ ھٰذا مرفوع، مبتدا، مرفوع کون سا؟ مرفوع مرفوع لفظاً، شاباش۔ ھٰذا مرفوع لفظاً مبتدا۔ آپ نے تین باتیں کہیں: مرفوع، لفظاً، مبتدا۔ ہر ایک کی وجہ آپ کو بتانی پڑے گی۔ مرفوع کیوں؟ ھٰذا مرفوع لفظاً مبتدا۔ اب آپ نے تین باتیں کہیں: مرفوع ہے، لفظاً ہے، مبتدا ہے، تینوں کی وجہ بیان کرنا پڑے گی۔ مرفوع کیوں کہا؟ منسوب یا مجرور کیوں نہیں کہا؟ شاباش، کیونکہ یہ مبتدا ہے، یہ کیا ہے؟ مبتدا ہے۔ اور آپ نے کہا لفظاً، مرفوع لفظاً۔ لفظاً کیوں کہا آپ نے؟ ہاں کیونکہ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ تلفظ کر کے دکھاؤ۔ ھٰذا، حالتِ جر کا تلفظ کرو۔ ھٰذِہٖ، وہ تو ھٰذِہٖ وہ تو مؤنث والا اسم اشارہ بن جائے گا۔ ھٰذِہٖ، جب بھی کوئی اسم آئے سب سے پہلے یہ دیکھو یہ معرب ہے یا مبنی ہے۔ سب سے پہلے یہ دیکھو یہ معرب ہے یا مبنی ہے، پھر معرفہ ہے یا نکرہ ہے۔ جی مجھے بتایئے، یہ معرب ہے یا مبنی ہے؟ مبنی کی آٹھ قسمیں دیکھو ان میں سے کوئی نہیں ہے یہ؟ کیا ہے یہ؟ مبنی، کون سی قسم ہے؟ اسم اشارہ ہے بھائی مبنی ہے اور جب مبنی ہے تو اس کا اعراب کیسے ہوگا؟ محلاً ہوگا تو کیسے پڑھیں گے؟ ھٰذا، اعراب بولو اس کا۔ مرفوع محلاً، ھٰذا مرفوع محلاً۔ جاءَ ھٰذا، رأیتُ ھٰذا، مررتُ بہٰذا۔ دیکھو نہیں بدل رہا، یہ اسم اشارہ ہے، مبنیات کی آٹھ قسمیں، آٹھ قسمیں تو ہیں یہ تین قسمیں تو مبنیات کی ہر جگہ ہر وقت آپ کے ذہن میں ہوں: اسم اشارہ، اسم موصول اور ضمیریں۔ اسمائے اشارہ، اسمائے موصولہ اور ضمیریں، یہ تو جہاں آ جائیں اسم اشارہ آ جائے فوراً سمجھ جائیں اعراب محلاً آئے گا، اسم موصول آ جائے فوراً سمجھ جائیں اعراب محلاً آئے گا اور ضمیریں آ جائیں تو اعراب محلاً آئے گا۔ یہ تو یہ جو مبنیات ہیں ان میں سب سے زیادہ یہ تین استعمال ہوتے ہیں۔ تو پھر بولو ھٰذا مرفوع محلاً مبتدا۔ اچھا آپ نے کہا مبتدا، آپ کو کیسے پتہ چلا یہ مبتدا ہے؟ اسم اشارہ ہمیشہ مبتدا ہوگا؟ جی کیسے پتہ چلا؟ ہاں، ہم نے میں نے کہا تھا جب دو لفظوں سے جملہ پورا ہو رہا ہو، دو لفظوں سے، یہاں پورا ہو رہا ہے کہ نہیں؟ اور دونوں میں سے ایک معرفہ ہو اور ایک نکرہ، تو مبتدا کس کو بناؤ؟ معرفہ کو اور ھٰذا اسم اشارہ معرفہ کی

اقسام میں سے ہے کہ نہیں ہے؟ معرفہ کی اقسام میں سے ہے تو یہ کیا بنے گا؟ اور آگے جو عالم آیا، عالم معرفہ ہے یا نکرہ؟ غور کرلو، ضمیر ہے عالم؟ اسم اشارہ ہے؟ اسم موصول ہے؟ کسی کا نام ہے؟ معرفہ بالندا ہے؟ بلکہ معرفہ بالندا کو تو اب میں ذکر ہی نہیں کروں گا، بات سمجھ میں آ گئی؟ وہ یہاں اس بحث سے خارج ہے، یہ مبتدا خبر کی بات چل رہی ہے۔ اور یہ معرف باللام ہے، اس پر الف لام ہے عالم پر؟ نہیں، اچھا یہ ان میں سے باقیوں میں سے کسی کی طرح مضاف ہو رہا ہے ،آگے کوئی مضاف الیہ ہے؟ نہیں، معلوم ہوا یہ کیا ہے؟ نکرہ۔ تو ھٰذا ہوا معرفہ اور عالم ہوا نکرہ اور ان دونوں سے جملہ پورا ہے، بات پوری ہے کہ نہیں؟ بات جب پوری ہو تو سمجھ جاؤ جملہ پورا ہے۔ ھٰذا عالم کا کیا معنیٰ؟ یہ عالم ہے، دیکھو بات پوری ہے۔ تو اس میں ایک معرفہ لفظ ہے ایک نکرہ ہے تو معرفہ کو کیا بناؤ؟ مبتدا، اور نکرہ کو کیا بناؤ؟ خبر۔ جی اب بولیے ھٰذا مرفوع محلاً مبتدا۔ مرفوع کیوں؟ مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے، مرفوع کیوں؟ اور محلاً کیوں؟ مبنی ہے۔ جی تو مرفوع محلاً مبتدا۔ آگے کیجیے ترکیب بھائی، عالم۔ شاباش، عالمٌ مرفوع مرفوع محلاً خبر، شاباش۔ عالمٌ مرفوع محلاً خبر۔ اب ایک ایک تین لفظ آپ نے بولے: مرفوع، محلاً، خبر، ان تینوں کی وجہ بیان کرنا پڑے گی۔ مرفوع کیوں؟ خبر ہے، خبر کیا ہوتی ہے؟ مرفوع۔ جب ایک لفظ کے بارے میں آپ کو پتہ چل جائے کہ یہ خبر ہے تو سمجھ جاؤ اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع۔ کیا پڑھنا ہے؟ نصب بھی نہیں پڑھنا، جر بھی نہیں پڑھنا۔ ہاں رفع پھر غور کرنا ہے کہ مبنی ہے تو رفع کیسا آئے گا؟ محلاً، اور اگر یہ معرب ہے تو رفع کیسا آئے گا؟ لفظاً یا تقدیراً آئے گا۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ تو عالمٌ مرفوع محلاً خبر۔ مرفوع کیوں؟ او عالمٌ، عالمٌ مبتدا مرفوع ہے۔ مرفوع کیوں ہے؟ خبر ہے شاباش، محلاً کیوں ہے؟ پریشان نہیں ہونا، ایک دو دن میں آپ بہترین ترکیب کریں گے، شروع میں غلطیاں ہوں وہ بہترین ہیں، اس سے زیادہ اچھی اصلاح ہوتی ہے تو اس پہ پریشان نہیں ہونا۔ جی، مرفوع محلاً کیوں؟ آپ بتایئے مبنی ہے شاباش، مبنی کی کون سی قسم ہے یہ؟ جی کون سی قسم ہے مبنی کی؟ اس میں اشارہ ہے؟ اس میں موصول ہے؟ ضمیر ہے؟ مرکبات میں سے ہے، مرکب بنائی ہے؟ یہ تو مرکب ہے ہی نہیں، عالم اکیلا لفظ ہے۔ اچھا

اچھا، اصوات میں سے ہے؟ کسی چیز کی آواز ہے یہ؟ نہیں۔ اچھا، ظرف ہے یہ؟ نہیں۔ اچھا، پھر اسم فعل ہے؟ اسمائے فعل میں سے نہیں ہے، یہ تو اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اور کنایات کم اور کذا میں سے بھی یہ نہیں ہے۔ معلوم ہوا یہ تو مبنی ہے ہی نہیں۔ بولو۔ جب مبنی نہیں ہے تو ظاہر سی بات ہے معرب ہوگا اور معرب کا اعراب کیسے آتا ہے؟ لفظاً یا تقدیراً۔ عالم پر رفع کا تلفظ کرو۔ عالمٌ۔ واضح پڑھو۔ عالمٌ۔ عالمٌ، نصب؟ عالماً۔ جر؟ عالمٍ۔ عالمٌ، عالماً، عالمٍ، تلفظ کر رہے ہو یا نہیں؟ جی۔ تو

پھر مرفوع محلاً کیوں کہتے ہو؟ بولو جلدی کرو، کون سا مرفوع ہے؟ پھر سوچ میں ڈوب گئے۔ لفظاً ہے، تلفظ کر رہے ہو۔ عالمٌ، کیا پڑھا میں نے؟ رفع۔ عالماً، کیا پڑھا میں نے؟ نصب۔ عالمٍ، کیا پڑھا؟ جر۔ دیکھا تلفظ سے ہی آپ کو پتہ چل رہا ہے تو یہ مرفوع ہے لفظاً۔ تو مرفوع لفظاً خبر۔ مرفوع لفظاً، جی جوڑو اب پورا جملہ بناؤ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ایک ایک لفظ کا اعراب نکال لیا یا نہیں؟ اب جملے کو روانی سے پڑھ دو۔ ھٰذا عالمٌ۔ ھٰذا عالمٌ۔ ترجمہ کیجیے۔ یہ عالم ہے۔ یہ عالم ہے، شاباش۔ یہ عالم ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ جی۔

ایک اور ترکیب کر لیجیے۔ ھو رجل۔ ھو رجل۔ جی، ترکیب کیجیے بھائی۔ ھو مبتدا۔ اعراب، ہم اعراب حل کر رہے ہیں، پہلے اعراب چاہیے۔ اعراب کتنی قسم پر ہے؟ رفع، نصب، جر۔ مرفوع ہے۔ شاباش، کون سا مرفوع ہے؟ کون سا مرفوع ہے؟ مرفوع لفظاً، شاباش۔ مرفوع لفظاً مبتدا۔ اچھا بھائی، بتائیے بھائی مرفوع کیوں؟ کیونکہ ہم زبان سے مرفوع کیوں؟ جو میں پوچھوں اسی کا جواب۔ مرفوع کیوں کہا؟ منصوب یا مجرور کیوں نہیں کہا؟ کیونکہ یہ ضمیر ہے۔ تو ضمیر مرفوع ہوتی ہے ہمیشہ؟ مرفوع کیوں؟ جی۔ مبتدا ہے۔ مبتدا ہے۔ مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے۔ اور لفظاً کیوں؟ اس کے اعراب پر تلفظ کر رہے ہیں۔ شاباش، لفظاً اس لیے کیونکہ ہم اس کے اعراب پر کیا کر رہے ہیں؟ تلفظ۔ کر کے دکھاؤ رفع پر تلفظ۔ ھُوَ۔ ھُوَ، نصب پر تلفظ کرو۔ میں نے بتایا جو اسم آئے سب سے پہلے یہ دیکھو یہ معرب ہے یا مبنی۔ معرب ہے یا مبنی؟ جی، معرب ہے مبنی ہے؟ ھُوَ مبنی۔ تو پھر لفظاً کیوں کہا؟ محلاً ہے۔ شاباش۔ اس یہ ضمیر ہے، اس پر رفع بھی محلاً آئے گا، نصب بھی محلاً، جر بھی محلاً کیونکہ یہ مبنی ہے۔ اور ھُوَ، واؤ پر زبر ہے یہ اس کی حرکت ہے، یہ اعراب نہیں ہے، یہ اسی طرح رہے گی ہر جگہ۔ تو یہ ہر جگہ اسی طرح رہے گی، تو یہ حرکت ہے، اعراب نہیں۔ ھٰؤلاءِ، اس میں ہمزہ کے نیچے زیر تھی یا نہیں؟ جی۔ وہ جر تھا یا وہ اس کی حرکت تھی؟ حرکت تھی۔ حرکت تھی کیونکہ مبنی ہے۔ مبنی کے آخر میں جو کچھ ہو وہ اس کی حرکت ہوتی ہے، اعراب نہیں کیونکہ مبنی تو اعراب کو جگہ ہی نہیں دیتا بھائی۔ مبنی کو مبنی کہتے ہی اسی لیے ہیں کہ وہ اعراب کو جگہ نہیں دیتا۔

جی کیجیے ترکیب، ھُوَ۔ مبتدا۔ پھر اعراب، پہلے اعراب حل کیا کرو بھائی۔ مبتدا سب سے آخر میں بولو، پہلے کیا بولو؟ مرفوع۔ مرفوع محلاً مبتدا، شاباش۔ مرفوع محلاً مبتدا۔ مرفوع کیوں؟ کیونکہ مبتدا ہے۔ مبتدا ہے، محلاً کیوں؟ مبنی ہے۔ شاباش۔ آگے، پھر آپ نے کہا مبتدا ہے، آپ کو کیسے پتہ چلا یہ مبتدا ہے؟ یہ دو لفظ ہیں ہاں دو لفظ ہیں۔ شاباش، ھُوَ معرفہ ہے، ضمیر ہے، معرفہ کی ان سات قسموں میں سے پہلی قسم کیا تھی؟ ضمیریں، تو یہ معرفہ ہے۔ اور آگے کیا ہے؟ رجل، وہ کیا ہے؟ نکرہ، تو دو لفظوں سے جملہ پورا ہو رہا ہے اور ایک معرفہ ہے ایک نکرہ ہے تو معرفہ کو کیا بنائیں گے؟ مبتدا، اور دوسرے

کو کیا بنائیں گے؟ خبر بنائیں گے، شاباش۔ تو ھُوَ مرفوع محلاً مبتدا، آگے۔ رجلٌ۔ ہاں شاباش، اعراب کے ساتھ پڑھو، پھر پڑھو۔ رجلٌ۔ رجلٌ، اعراب بولو۔ اعراب یہ مرفوع مرفوع محلاً خبر۔ شاباش، رجلٌ مرفوع محلاً خبر۔ مرفوع کیوں؟ کیونکہ یہ خبر ہے۔ خبر ہے، خبر کیا ہوتی ہے؟ مرفوع۔ جب کسی لفظ کے بارے میں پتہ چل جائے مبتدا ہے، ساتھ ہی پتہ چل جاتا ہے اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع۔ جب بھی کسی لفظ کے بارے میں پتہ چل جائے یہ خبر ہے، ساتھ ہی کیا پتہ چل گیا اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع، تو مرفوع ہے۔ محلاً کیوں کہا بھائی؟ محلاً اعراب کس پر آتا ہے؟ محلاً اعراب کس پر آتا ہے؟ مبنی پر، کس پر؟ مبنی پر آتا ہے۔ یہ مبنی کی کون سی قسم ہے؟ یہ ضمیر ہے؟ اسم اشارہ ہے؟ اسم موصول ہے؟ بولو بھائی۔ کون سی؟ ضمیر ہے یہ؟ رجل۔ رجل پر ذرا رفع کا تلفظ کرو بھائی۔ رجلٌ۔ رفع کا، رفع کا۔ رجلٌ۔ رجلٌ، نصب کا تلفظ کرو۔ رجلاً۔ جر کا کرو۔ رجلٍ۔ تلفظ بھی کر رہے ہو اور محلاً بھی کہہ رہے ہو؟ یہ معرب ہے۔ ہاں شاباش، اس پر تلفظ کر کے دیکھ لیا کرو جلدی سے۔ تو رجلٌ مرفوع مرفوع لفظاً خبر۔ مرفوع لفظاً خبر۔ مرفوع کیوں؟ خبر ہے۔ خبر ہے۔ مرفوع کیوں؟ خبر ہے۔ لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ کر کے دکھاؤ رفع پر تلفظ۔ رجلٌ۔ نصب پر تلفظ کرو۔ رجلاً۔ جر پہ؟ رجلٍ۔ شاباش، اور مرفوع لفظاً خبر۔ اب جملے کو جوڑو بھائی۔ نہیں پہلے ترکیب پوری کرو۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ روانی سے پڑھو۔ ھُوَ رجلٌ۔ ھُوَ رجلٌ، ایک ایک لفظ کا اعراب پتہ چل گیا؟ ھُوَ رجلٌ، ترجمہ کرو۔ وہ ایک آدمی ہے۔ ہاں، وہ ایک آدمی ہے، وہ مرد ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ جی۔

تو یہ کل پھر ذرا خوب اس کو دہرا کر آئیں بھائی ان باتوں کو۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دو دن میں ہی آپ کے لیے یہ آسان ہو جائے گا کہ کس طرح ترکیب کرنی ہے۔ ہم نے جملہ اسمیہ کی ترکیب کی، جملہ اسمیہ میں دو چیزیں ہوتی ہیں: ایک مبتدا اور ایک خبر۔ مبتدا بھی کیا ہوتا ہے؟ مرفوع۔ خبر بھی؟ مرفوع۔ جیسے ہی کسی لفظ کے بارے میں کوئی آپ کو بتائے یہ مبتدا ہے، ساتھ ہی کیا پتہ چل گیا اس پر کیا پڑھنا ہے؟ رفع پڑھنا ہے۔ اور جیسے ہی کوئی بتائے یہ خبر ہے، فوراً پتہ چل گیا کیا پڑھنا ہے؟ رفع پڑھنا ہے۔ رفع پڑھنا ہے۔ پھر آپ نے غور کرنا ہے، یہ مبنی ہے یا معرب؟ مبنی کی وہ سات آٹھ قسموں میں سے ہر ایک دیکھ لو، یہ ان میں سے ہے یا نہیں۔ مبنی کی بھی یاد رکھو، اس میں ضمیریں، اسمائے اشارہ، اسمائے موصولہ، یہی تین زیادہ تر استعمال ہوتے ہیں۔ اور ابھی ابتدا میں یہی زیادہ استعمال ہوں گے، آگے چل کے اور ظروف وغیرہ بھی زیادہ آ جائیں گے لیکن بہر حال یہ زیادہ ہیں۔ تو کہ یہ معرب ہے یا مبنی، جیسے ہی پتہ چلے یہ مبنی ہے، ضمیر ہے یا اسم اشارہ ہے یا اسم موصول ہے تو اعراب کیسے ہوگا؟ محلاً، اور اگر یہ نہ ہو تو پھر اعراب لفظاً یا تقدیراً، وہ سولہ قسمیں آپ کو آنی چاہئیں۔ اور میں نے بتایا

آسان لفظوں میں مبتدا کسے کہتے ہیں؟ جس کے بارے میں بات کی جائے۔اور جو بات کی جائے اسے کیا کہتے ہیں؟ خبر کہتے ہیں۔

صرف ایک ہفتے کی محنت کرلو، آپ عبارت پڑھنا سیکھ جاؤ گے انشائاللہ، بہترین بھائی۔ چیزیں سب آپ نے پڑھی ہوئی ہیں اب بس اجراء ہورہا ہے اس کا، اجراء ہورہا ہے۔کوئی مشکل نہیں ہے، آپ نے پریشان نہیں ہونا ذرا بھی۔ چلیے بس بھائی، ہذا ہوالمرام واللہ اعلم بحقیقۃ الکلام۔

العبد: نالائق انعام الحسن امروہی

متعلم جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ، یوپی، انڈیا

۲۳/ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ مطابق ۶/ ستمبر ۲۰۲۶ء

بوقت ۶/ بجکر ۳۰/ منٹ صبح یکشنبہ